سوال

(198) جذعۃ (کھیرا) جانور کی قربانی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء اہل حدیث مسئلہ مندرجہ ذیل میں وہوہذا : اب تک جماعت اور علماء اہل حدیث کا عمل درآمد اس پر رہا ہے کہ ادنت جانور کی قربانی غلط اور ناجائز ہے ے مگر اب ایک اہل حدیث مولوی نے فتوی دینا شروع کردیا ہے کہ سال بھی سال سے زائد کا خصی جواپنے گھر کا ہو بلا دانتہ پھر بھی بلاریب وشک قربانی کیا جاسکتا ہے اور ثبوت میں فتاوی نذیریہ پش کرتے ہیں اور مرعوب کرنے لئے جناب میاں صاحب کانام لیتے ہیں کہ تما علمائے اہل حدیث کے استاذ ہیں اورانہوں نے یہ فتوی دے رکھا ہے ے توپھر جائز ہونے میں کیا کلام ہوسکتا ہے ۔ اور عوام اپنی سہولت کے پیش نظر ادنت ہی کی قربانی کرنے لگے ہیں حالاں کہ یہ مولوی صاحب ایک مدرسہ کے ناظم ہیں اوراپنے ے اشتہار میں مسئلہ یوں لکھتے ہیں : قربانی کا جانور دانت والاہونا چاہیے یعنی : اس کے دودھ کے دانت ٹوٹ کر دوسرے دانت نکلے ہوں جب یہ اشتہار ان کے سامنے پیش کیا گیا توکہنے لگے کہ : اشتہار میں توایسا ہی لکھا جائے گا لیکن مسئلہ لوگوں کویوں بتلایا جائے گا۔

آپ سے التجا ہے کہ شرعا جو حکم تحریر کریں فتاوی نذیریہ پیش نظر رکھتے ہوئے لکھیں کہ جناب میاں صاحب نے ایسا فتوی کیوں دیا؟ نیز ایسے دررخے مولوی کی کون سی بات مانی جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حنفیہ کے نزدیک قربانی کے جانور میں عمر کا اعتبار ہے دودھ کے دانت گرنے کا لحاظ نہیں ہے اس لئے ان کے نزدیک ایک سال کے بکرے دوسال کی گائے بھینس پانچ سال کے اونٹ کی قربانی جائز ہے اگرچہ وہ دانت ہوں لیکن حق وصواب یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں دودھ کے دانت (دندان پیش) کے گرنے اوراس کی جگہ پردوسرے دانت کے نکلنے کااعتبار ہے عمراورسن کا لحاظ نہیں ہے اس لئے ادنت بکرے گائے اونٹ کی قربانی جائز نہیں ہوگی خواہ ان کی عمرکچھ بھی ہو۔

تمام اہل لغت شراح حدیث اصحاب غریب الحدیث ابن الاثیر الجزری ابن قتیبہ زمخشری ازہر فیومی مجدالدین فیروزآبادی جوہری صاحب لسان العرب صاحب تاج العروس مطرزی حنفی صاحب المغرب ابن سیدہ اصمعی ابوزیدالانصاری ابوزید الکلابی ابوعبید ابن عبدالبر زرقانی داودی ابوالولید الباجی حافظ ابن حجر صاحب صراح سندی حنفی ابن عابدین شامی حنفی شیخ شیخ عبدالحق دہلوی حنفی دمیری وغیرہ نے بتصریح لکھا ہے کہ مسنہ اورثنیہ ایک چیز ہے اوراس کا معنی ہے وہ جانور جس کے اگلے دونوں دانت ثنایا دندان پیشین) گرچکے ہوں ۔ پس قربانی کے جانور میں دندان پیشین کے گرنے کا ہی لحاظ ہوگا عمر کا اعتبار نہیں ہوگا اورچوں کہ واقع میں ایسا ہوتا ہے کہ بکرے کے دودھ والے اگلے دونوں دانت اس وقت گرتے ہیں ۔ جب وہ ایک برس کاہوکر دوسرے برس میں داخل ہوچکا ہوتا ہے اورگائے کے تیسرے برس میں اوراونٹ کے چھٹے برس میں داخل ہونے کے بعد گرتے ہیں جیساکہ صاحب

لسان العرب جوہری ابن سیدہ فیومی صاحب صراح وغیرہ لکھتے ہیں : ویکون ذلک (ای القا الثنیۃ) فی الظلف والحافر فی السنۃ الثالثۃ وفی الخف فی السنہ السادستہ (وفی المعزفی الثانیۃ) اس لئے بعض لوگوں کواس سے یہ غلط فہمی ہوگی کہ قربانی کے جانور مسنہ اور ثنی کے معنی ومفہوم مین عمر کا لحاظ ہوگا۔ حالاں کہ ان اصحاب لغت کا مقصود مسنہ اور ثنی کا معنی بیان کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے مفہوم کے تحقق کا غالبی وقت وزمانہ کا بیان کرنا مقصود ہے اوردندان پش کے گرنے میں موسم اورآب وہوااور محل وقوع کا کافی دخل ہے اختلاف آپ وہواوموسم کی وجہ سے یہ دانت ایک ہی قسم کے جانورمیں بہت آگے پیچھے گرتے ہیں اس لئے وقت بیان کرنے میں یہ اصحاب لغت ویکون ذلک فی الظلف الخ کالفظ استعمال کرتے ہیں اوراس لئے ان کے درمیان وقت کے بیان کرنے میں اختلاف بھی ہے اورچنانچہ کچھ لوگ ثنیہ کی عمر ذوات ظلف وحافر دونوں میں تیسرا سال بتاتے ہیں اورمطرزی حنفی صاحب المغرب ذوات ظلف میں تیسرا سال اورذوات حافر میں چوتھا سال بتاتے ہیں۔

بہر حال قربانی کے جانورمیں عمر کا لحاظ غلط فہمی پر مبنی ہے اورحنفیہ میں صاحب ہدایہ وغیرہ نے اس بارے میں تقلید جوکچھ لکھا ہے اسی غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں اورفتاوی نذیریہ میں محولہ فتوی بھی اسی ناقص تحقیق پر مبنی ہے اہل حدیث کسی بڑے سے بڑے عالم کے غیر تحقیقی اوربے دلیل فتوی وقول کوقابل عمل نہیں سمجھتے سولا میں مذکور مولوی صاحب کالپنے تحریر فتوی کے خلاف لوگوں کوزبانی فتوی دینا اس کی شناعت ایک عامی اورغبی آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 398

محدث فتویٰ